مخروطی شکل کا پرکشش پھل سٹرابیری

نوید عصمت کاہلوں

سٹرابیری وٹامن سی کا منبع ہے ایک سو گرام پھل میں 52 ملی گرام وٹامن سی پایا جاتا ہے

مری کی پہاڑیوں میں یہ خودرو پودا اپنی افادیت رکھنے کے باوجود خاطر خواہ مقبولیت حاصل نہ کرسکا جبکہ وادی سون سکیسر، سرگودھا، لاہور، قصور، شیخوپورہ، پسرور، سیالکوٹ، گجرات، جہلم، راولپنڈی، اسلام آباد، ملتان، بہاولپور، مظفر گڑھ، لودھراں اور لیہ میں اس کی کاشت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے

سٹرابیری ایک پرکشش، خوبصورت اور ذائقے دار پھل ہے جو اپنی غذائی اور طبی خصوصیات کی وجہ سے بہت مشہور اور جاذب نظر ہے۔ پھل کی شکل مخروطی اور رنگ سرخ ہوتا ہے جس پر چھوٹے چھوٹے سفید بیج ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس کا پھل کھانے کے علاوہ جیم، جیلی، مربہ، چٹنی وغیرہ بنانے کے کام آتا ہے۔ سٹرابیری وٹامن سی کا بہت اچھا منبع ہے۔ ایک سو گرام پھل میں 52 ملی گرام وٹامن سی پایا جاتا ہے جو کہ عام پھلوں کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے۔ مری کی پہاڑیوں میں یہ خودرو پودا اپنی افادیت رکھنے کے باوجود خاطر خواہ مقبولیت حاصل نہ کرسکا جبکہ وادی سون سکیسر، سرگودھا، لاہور، قصور، شیخوپورہ، پسرور، سیالکوٹ، گجرات، جہلم، راولپنڈی، اسلام آباد، ملتان، بہاولپور، مظفر گڑھ، لودھراں اور لیہ میں اس کی کاشت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ سٹرابیری کے لئے سرد مرطوب آب و ہوا کی ضرورت ہے۔ سخت سردی اور سخت گرمی دونوں اس کے لئے نقصان دہ ہیں۔ سردی کے موسم کو کسی حد تک برداشت کر لیتا ہے مگر گرمیوں میں لُو سے اس کی حفاظت کرنی پڑتی ہے۔ موسم سرما کے اختتام پر پڑنے والے کورے سے اس کی کونپلوں کو سخت نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چونکہ یہ پودا زمین کے بہت نزدیک ہوتا ہے لہٰذا سٹرابیری کو پھلدار پودوں کے درمیان لگانا چاہئے۔ سٹرابیری کی کوالٹی اور پیداوار کا انحصار زمین کی زرخیزی، اس کی گہرائی اور پانی کے بہتر نکاس پر ہے۔ اس لئے بہتر پیداوار حاصل کرنے کے لئے زمین میں نامیاتی مادوں کی مناسب مقدار اور نکاس آب کا ہونا لازمی ہے۔ زمین میں نامیاتی مادے جس قدر زیادہ ہوں گے اس میں پانی جذب کرنے کی صلاحیت اُتنی ہی زیادہ ہوگی جو کہ سٹرابیری کی پیداوار کے لئے بہت مفید ہے۔ سٹرابیری کی کاشت کے لئے تیزابی اثر رکھنے والی گہری اور میرا زمین نہایت موزوں ہے۔ اچھی قسم کا چناؤ اچھی پیداوار لینے کے لئے بہت اہم ہوتا ہے۔ کلنڈائیک (Klondyke)، مشنری (Missionary)، ہاورڈ (Howard) اور بلیک مور (Black more) سٹرابیری کی سفارش کردہ اقسام ہیں۔ عام طور پر سٹرابیری کاشت کرنے کے لئے ساق رواں (Runner) استعمال کئے جاتے ہیں یہ افزائش نسل کا منافع بخش اور آسان طریقہ کار ہے۔ یہ ننھے پودے (Runner) آبائی پودوں (Mother Plants) کی نوڈز (Nodes) سے نکلتے ہیں۔ ہمیشہ صحتمند پودوں کا انتخاب کریں۔ ایک آبائی پودے سے تقریباً 15 تا 20 ساق رواں نکلتے ہیں۔ میرا زمین میں ساق رواں زیادہ مقدار میں نکلتے ہیں اور ان کی جڑیں بھی مضبوط ہوتی ہیں۔ سٹرابیری کی کاشت بیج سے بھی ہوتی ہے مگر یہ طریقہ کار تجارتی (کمرشل) اعتبار سے منافع بخش نہیں ہے اور بیج سے اگائے گئے پودے صحیح النسل نہیں ہوتے۔ ساق رواں کا انتخاب کرتے ہوئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔ ساق رواں کی جڑیں کٹی ہوئی نہ ہوں بلکہ تنے کے ساتھ جڑوں کا وسیع گچھا موجود ہونا چاہئے اور ان کی لمبائی کم سے کم 6 انچ ہونی چاہئے۔ ایسے ساق رواں جو آبائی پودے کے تنے کے قریب ہوتے ہیں وہ زیادہ مضبوط ہونے کی وجہ سے زیادہ پھل دیتے ہیں۔ ساق رواں نکالتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ پتے، شاخیں یا تنے کا کوئی حصہ ٹوٹنے نہ پائے۔ پودے صحت مند اور بیماریوں سے مبرا ہوں۔ ہمارے ملک میں اس کی کاشت کے لئے دو موسم یعنی بہار اور خزاں ہیں۔ میدانی علاقوں میں ساق رواں لگانے کا موسم ستمبر اکتوبر ہے۔ جبکہ پہاڑی علاقوں میں اس کی کاشت موسم بہار کے اوائل میں کی جائے۔ زمین میں چار سے چھ مرتبہ ہل چلائیں تاکہ زمین نرم اور بھربھری ہو جائے اور زمین میں جڑی بوٹیوں کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جائے۔ پھر زمین کو سہاگے کی مدد سے ہموار کرلیں۔ ستمبر تا نومبر کے مہینوں کے دوران ایک ایکڑ زمین میں آٹھ سے دس ٹرالیاں گوبر کی گلی سڑی کھاد ڈالیں۔ زمین کی تیاری کے وقت اور ساق رواں (Runner) منتقل کرنے سے پہلے فاسفورس اور پوٹاش والی کھادیں استعمال کرنے سے بہترین پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے۔ سٹرابیری پٹڑیوں پر کاشت کی جاتی ہے۔ پٹڑی زمین سے 6 تا 9 انچ اونچی بنائی جاتی ہے۔ پودے سے پودے کا درمیانی فاصلہ 6 سے 9 انچ رکھا جاتا ہے جبکہ پٹڑی سے پٹڑی کا فاصلہ اڑھائی فٹ رکھا جاتا ہے۔ اس طرح ایک ایکڑ میں تقریباً بیس سے پچیس ہزار ساق رواں لگائے جاتے ہیں۔ پودوں کو اتنی گہرائی میں لگائیں کہ ان کا نصف حصہ زمین کے اندر آجائے اور اردگرد زمین کو اچھی طرح دبا دیں تاکہ پودے زمین میں مضبوطی سے کھڑے ہو جائیں۔ زیر بیج لگانے کے فوراً بعد آبپاشی ضروری ہے اس کے بعد ضرورت کے مطابق 7 سے 10 دن کے وقفے سے پانی لگائیں۔ اگر پانی صحیح مقدار اور صحیح وقت پر نہ لگایا جائے تو پودوں کی نشوونما متاثر ہوتی ہے اور پھل بھی کم لگتا ہے۔ جب پھول اور پھل آجائیں تو پانی 4 سے 5 دن کے بعد موسم اور زمین کی خاصیت کو مدنظر رکھتے ہوئے لگائیں تاکہ پھلوں کی نشوونما اچھی طرح سے ہو سکے۔ پانی اتنی مقدار میں دیں کہ کھیلیوں پر نہ چڑھنے پائے۔ سٹرابیری کی جڑیں کم گہرائی تک ہوتی ہیں اور یہ زمین کی اوپر والی سطح سے اجزاء حاصل کرتی ہیں اس لئے ان کے لئے گلی سڑی کھاد کا استعمال بہت لازمی ہے جس میں موجود فاسفورس کے علاوہ اجزائے صغیرہ پودے کی نشوونما میں کافی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ریتلی زمین اور بھاری میرا زمین میں اس کا استعمال اور بھی زیادہ ضروری ہو جاتا ہے۔ ایک ایکڑ فصل میں 8 سے 10 ٹرالیاں گوبر کی گلی سڑی کھاد درکار ہوتی ہے۔ نامیاتی کھادوں کے استعمال کے علاوہ کیمیائی کھادوں کو بھی استعمال میں لایا جاتا ہے تاکہ پیداوار بڑھائی جاسکے۔ ان کھادوں کے استعمال کے لئے اس بات کو ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ وہ کھادیں تیزابی خاصیت کی حامل ہوں۔ اس کیلئے سنگل سپر فاسفیٹ، امونیم سلفیٹ اور میوریٹ آف پوٹاش استعمال کرنی چاہئے۔ عام طور پر سنگل سپر فاسفیٹ کے اڑھائی سے تین تھیلے فی ایکڑ استعمال کیے جاتے ہیں۔ کھاد ڈالتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کھاد پودوں کے پتوں پر نہ پڑے ورنہ پتے جلنے کا اندیشہ ہوسکتا ہے۔ میدانی علاقوں میں بجائی کے وقت دو سے تین بوری امونیم سلفیٹ، سنگل سپر فاسفیٹ اور ایک بوری پوٹاش استعمال کریں اور جب فصل پر پھول آجائیں تو ایک بوری امونیم سلفیٹ ڈالیں۔ اس فصل کی کامیاب کاشت کے لئے دس سے پندرہ دن کے وقفہ سے متواتر ہلکی گوڈی اور جڑی بوٹیاں تلف کرنا بہت ضروری ہے۔ سٹرابیری کی جڑیں چھوٹی اور نازک ہوتی ہیں اس لئے گوڈی کرتے وقت خیال رکھیں کہ جڑوں کو نقصان نہ پہنچے۔ سٹرابیری کے پودے دوسری فصلوں کی نسبت نرم و نازک ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اس پر سردی کے اثرات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ سخت سرد راتوں میں جب درجہ حرارت نقطہ انجماد پر آجاتا ہے تو پودے بڑی تیزی سے حرارت خارج کرتے ہیں اور ٹھنڈے ہو جاتے ہیں۔ پودوں کے خلیوں کا پانی جم جاتا ہے اور کیمیائی اجزاء یا تو اپنا توازن کھو دیتے ہیں یا اپنا اثر زائل کر دیتے ہیں۔ شدید کورا پڑنے کی صورت میں سٹرابیری کے پتے جھلس جاتے ہیں۔ سخت سردی اور کورے سے سٹرابیری کے چھوٹے پودے سوکھ جاتے ہیں اور جوان پودوں کے مختلف حصے مثلاً چشمے، پھول، شاخیں اور تنا بُری طرح متاثر ہوتے ہیں۔ موسم سرما میں پودوں کو سرکنڈا یا پرالی سے اچھی طرح ڈھانپ دینا چاہئے۔ کورے سے بچانے کے لئے ان میں کورے کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے اور پودوں کو تندرست رکھنے کے لئے مناسب خوراک بروقت دی جائے۔ کورے کی متوقع راتوں میں آبپاشی کی جائے کیونکہ آبپاشی سے زمین کا درجہ حرارت زیادہ کم نہیں ہوتا اور پودے کے خلیوں میں پانی کی مقدار بڑھ جاتی ہے۔ اس طرح پودے کی کورے کے خلاف قوت مدافعت بڑھ جاتی ہے۔ کھیت میں مختلف جگہوں پر گڑھے کھود کر ان میں پتے، گھاس پھوس، کوڑا کرکٹ یا ناکارہ توڑی وغیرہ جلا کر دھواں کرنے سے بھی کورے کا اثر کم کیا جاسکتا ہے۔ اس سلسلے میں محکمہ موسمیات کی پیش گوئی کا خیال رکھا جائے تاکہ صرف کورا پڑنے والی راتوں میں ہی دھواں کیا جائے۔ سٹرابیری ویسے تو چار سال تک پھل دیتی ہے مگر دو سال تک اچھی پیداوار دیتی ہے۔ پہلے سال کوالٹی کے لحاظ سے اچھا پھل ہوتا ہے جبکہ دوسرے سال پیداوار زیادہ ہوتی ہے مگر کوالٹی اچھی نہیں ہوتی۔ پہاڑی علاقوں میں سٹرابیری کی برداشت اپریل یا مئی کے پہلے ہفتے میں شروع ہو جاتی ہے۔ جبکہ میدانی علاقوں میں برداشت کا وقت آب و ہوا کی وجہ سے مارچ کے اوائل میں آجاتا ہے۔ اس کا پھل اُس وقت برداشت کیا جائے جب پھل پک کر تیار ہو جائے۔ اگر پھل پکنے سے پہلے توڑ لیا جائے تو پھل ترش ہوگا۔ پھل کے ساتھ ہمیشہ ڈنڈی کو بھی توڑیں۔ اگر پھل کو دور دراز علاقے میں بھیجنا مقصود ہو تو اس صورت میں مکمل پکے ہوئے پھل بھیجنے سے گریز کرنا چاہئے بلکہ ہلکی سی سخت حالت میں برداشت کرکے بھیجیں۔ اس کا پھل ایک وقت پر نہیں پکتا اس لئے پھل کو ہر دوسرے تیسرے دن برداشت کرنا پڑتا ہے۔ ایک کھیت سے 6 سے 9 دفعہ پھل توڑے جاتے ہیں۔ اس کی پیداوار 300 سے 400 کلوگرام فی ایکڑ ہے۔

پہاڑی علاقوں میں سٹرابیری کی برداشت اپریل یا مئی کے پہلے ہفتے میں شروع ہو جاتی ہے

جبکہ میدانی علاقوں میں برداشت کا وقت آب و ہوا کی وجہ سے مارچ کے اوائل میں آجاتا ہے

Pakistan Sunday Special | پاکستان Web Tv | The Patriot | روزنیوز | پاکستان | نیا رخ | پاکستان | نوائے نوشاہ | پاکستان | ایکشن | پاکستان | پاک وطن | پاکستان